

(۱) ایم آفس کے میڈیا ونگ کی طرف سے
 بیان میں ملایا گیا وزیر اعلیٰ نے اسے تھامے
 پھیل کے مختلف سیکشنز کو دورہ کیا اور ایڈیٹر
 کے جانچنے کے بعد ہی پتہ چلتا ہے کہ
 ان کے جواب دہ لوگ اپنے پتے پر نہیں آتے
 کی جگہ میں ان کا کردار ایسا نہیں
 ہے کہ جیٹل سیکشن کے اہلکار کو
 مسلسل تفتیشی طور پر فراہم کرتے ہوئے
 ہمارے سامنے وہ ایسا غلط یا اچھے اور
 سچے جواب دہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے
 جیٹل کے شریات کے لیے ایسا نہیں
 کیا رکھ کر ایسا۔ اس موقع پر وفاقی وزیر
 جیٹل کے معاملہ کا تعلق وزیر اعلیٰ کو
 جیٹل کے غرض و مقاصد کے بارے
 میں۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان کی
 کا ناظرین کی نظر میں اس کے لیے ایسا
 آزاد فرما کر۔ یہ معلومات کے تضاد
 اور دعوای غلط کاری کے لیے امریکی
 ایکٹ کی غلط فہمی کے طور پر کیا گیا
 فہم کا سرسجک متفقہ پاکستان کی جا
 بادکار اور اس کے لیے ایسا نہیں
 جیٹل میں اسلامی امور، جیٹل میں
 ترقی سمیت اہم امور پر پاکستانی
 ایکٹ کے گاہکوں نے کہا کہ یہ سچ
 ملک پر دیکھ کر اور ایسی جیٹل
 کی طرف اور انکسز اور ایسی جیٹل
 عین وافر طور پر اس کے ساتھ کہ

[illegible][illegible][illegible]

معاملات کو ہمیشہ عوام کی نظر میں سے اوجھل
رکھا گیا ہے، ہم صرف کہانیاں سننے والے
ہیں۔
ایک جڑ پر اس کے آگے پیچھے سمات سمندر
سات سمندر پا سنا ہے ایک خزانہ ہے تنخواہ
اور طاق اس سنا بھی حکومت کی جانب دیکھ
رہا ہے لیکن واپسی پر جواب نفی میں ہی ہوگا۔
ہم سنے سے ہیں۔ بھلے سے
دوسل کی تربیت کر لیکن سیاست میں بندر
بانٹ ہی چلتی ہے اور چلتی رہے گی۔ انصار
عارف کے اشعار میں۔
کن زمینوں پر اتارو گے اب ادا کا قہر
کون سا شہر چاؤ گے بنانے کے لیے
قرن تیسرے پیچھے والوں کی بھی مجبور ہے
مال تو چا ہے دوکان چلانے کے لیے
قوی خزانہ میں اضافہ کا تصور دیا نہیں۔ ہر
حکمران کی خواہش رہی ہے کہ اس کے دور
میں قوی خزانہ یا بیات المال بھرا رہے اور اس
پر باز پر بھی نہ ہو یا دوسرے الفاظ میں قوم
کا خزانہ اس کی سلیمان چادر سے ڈھانپ دیا
جائے جو کسی کو نظر نہ آئے۔ ایسے میں بھگ
سنے عوام کی نظر نگ کی اور کل کھیلے کا موقع
ضائع ہو گیا تو؟ اور پھر یہ عوام جو ذرا سی
بھنگائی پر طوفان اٹھانے کی کوشش کرتے
ہیں۔ بے صبری کو!!! حکمرانوں کی باری
میں وقف نہیں خزانہ سے سپاہ بھی مقرر
ہیں اور ملی بھی دودھ کی رکھوٹی پہنچی ہے۔
ہیبیوں کیبیاں سوچ بچار میں دن رات غرق
ہیں لیکن عوام کے مسائل کا انبار تو گویا گھر
حسین آزاد کے الفاظ میں گناہوں کی گٹھری
کی طرح بڑھتے چلے جا رہا ہے۔ حکومت کی
خواہش ہے قوم ایک طرح کی ڈالے اور اپنی
ایک ایک روٹی کم کر کے قوی خزانہ میں جمع
کروایا کرے۔ اب صورت حال کچھ یوں
ہے کہ مضری عوام کی بھوک پیلیوں میں اور
خاص کی بھوک آنکھوں میں آتی ہے
ایچا پنچہ فیملہ صا دی گیا ہے کروام کے اعضا
پر بھیگیں واجب کیا جائے اور سرکاری
مشینری پہلیاں گھسنے گھسنے گردے اور
پھپھڑے بھی پیلیوں میں شمار کرنے لگے ہیں
تا کہ زیادہ ٹکس سولا جا سکے خزانہ وہ نہیں
ہے جو ہجرت ہی نہیں ہر بادشاہ نے تو یہ مثال
نہیں سنی ہو گی جو دانا وزیر نے ٹکس کی
وضاحت کے لیے بادشاہ کی تشویش پر اسے
سمجھائی تھی۔ وزیر نے برف کا ٹکڑا سب سے
آخر میں بیٹھے عہد دار کے ہاتھ میں با دا اور

